ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

اگست 2024ء

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مؤرخہ 30 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ) کے افتتاحی اجلاس میں عہد انصاراللہ دہراتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی مغربی ہند

مؤرخہ 13,14 جولائی 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع کوئمبتور (تمل ناڈو) کے موقع پر اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند

مؤرخہ 7 جولائی 2024ء کو منعقدہ سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصاراللہ میلاپالیم (تمل ناڈو) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے مکرم ایم ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ تربیتی امور

مؤرخہ 29,30 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ وادی کشمیر (بمقام ریشی نگر) کے موقع پر اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب صدر صف دوم و قائد مال مجلس انصاراللہ بھارت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ)

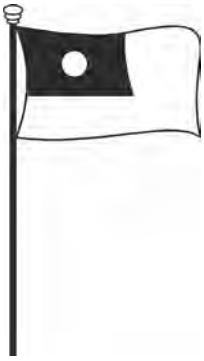

ماہنامہ

انصاراللہ

قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22　ظہور 1403 ہجری شمسی ۔ اگست / 2024ء　شمارہ:8

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات ازصدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
خلافتِ راشدہ	11
خلافت کی اہمیت وبرکات	12
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور استحکام خلافت	13
حضرت مصلح موعودؓ اور ذیلی تنظیموں کا قیام	14
تربیتِ اولاد کا انحصار خلافت سے وابستگی میں ہے	15
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیامِ امن کے لیے مساعی	16
منکرینِ خلافت کا انجام	17
قرآن مجید کی صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات سے ان کی تصدیق (قسط۔1)	18
خصوصی دعاؤں کی تحریک	24
100 سوسال قبل اگست 1924ء	24
اخبارِمجالس	25

نگران:

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز

فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور

فون:97811 56535

مجلسِ اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ

فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد

فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ-/250روپے۔فی پرچہ-/50روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

آن لائن ایڈیشن : مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نماز باجماعت اور اراکین انصار اللہ کے نیک نمونے

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا ہے تا کہ وہ دنیا کے لیے نیک نمونہ ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لیے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 96-97)

اراکین انصار اللہ کو بھی چاہئے کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ ساتھ جماعت میں موجود اطفال اور خدام کے لیے بھی نیک نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اگر ہم باجماعت نماز کو ہی لے لیں تو وہاں بھی ہمارے معیار جو ہیں بہت پیچھے ہیں بلکہ عہدیداروں کے بھی معیار بہت پیچھے ہیں۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو باوجود انصار اللہ کہلانے کے ہماری حالت قابل فکر ہے۔ آپ علیہ السلام تو ہر فردِ جماعت سے اعلیٰ معیار چاہتے ہیں کجا یہ کہ انصار اللہ کہلا کر اس طرف توجہ نہ دیں جو توجہ کا حق ہے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہنما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہوگا اپنے اخلاق کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہوگا اور پھر عہدیداروں کو، ہر سطح کے عہدیداروں کو، ایک حلقے کے عہدیدار سے لے کے، ریجن کے عہدیداروں سے لے کے مرکزی عہدیداروں تک اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا جو انصار اللہ کا نام ہے ہم حقیقت میں اس نام کا پاس رکھ رہے ہیں؟ حقیقت میں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں؟ پس ہر ناصر خود اپنے یہ جائزے لے سکتا ہے۔“

(اختتامی خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے فرمودہ 15 ستمبر 2019ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انصار بزرگان نے بہت نیک نمونہ پیش کیا ہے۔ (1) چنانچہ مجلس انصار اللہ کے پہلے صدر حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے نماز پڑھنے کی عجیب شان تھی نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے۔ حتی الامکان مسجد مبارک میں نماز ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ مغرب کی نماز مسجد مبارک میں پڑھ کر آتے کھانا کھاتے وضو کرتے اور پھر نماز کے لیے چلے جاتے۔ اس معمول میں گرمی سردی بارش بادل آندھی بیماری کوئی چیز حائل نہ ہو سکتی تھی۔ گھنٹوں خدا کے حضور خشوع و خضوع سے کھڑے رہتے وضو اتنے اطمینان اور توجہ سے کرتے کہ دوسرے آدمی اس دوران دس دفعہ وضو کر کے فارغ ہو جائیں۔ (سیرت شیر علی صفحہ 80 تا 81)

(2) ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آپؓ نے فرمایا اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کے لیے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر مَیں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔ (ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 1985ء صفحہ 89)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی میں نیک نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

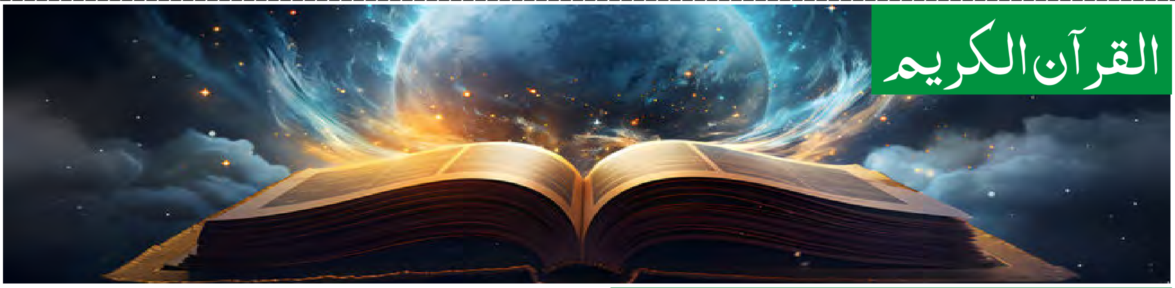

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ ؕ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ○

(سورۃ النساء:60)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ. وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی۔ اور جو حاکمِ وقت کا نافرمان ہے، وہ میرا نافرمان ہے۔

اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کیلئے لازمی ہے

"ایک ضروری سوال یہ ہے کہ امام الزمان کس کو کہتے ہیں اور اس کی علامات کیا ہیں اور اس کو دوسرے ملہموں اور خواب بینوں اور اہل کشف پر ترجیح کیا ہے۔اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافرخانہ میں آئی ہے اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔اور با ایں ہمہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں کہ ہر جگہ وہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتوں سے جل کر اور کباب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور ان کے چہرہ پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور طیش اور اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل منہ سے نکلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں۔لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے ہاں کبھی بناوٹی غصّہ رعب دکھلانے کیلئے ظاہر کر دیتے ہیں اور دل آرام اور انبساط اور سرور میں ہوتا ہے....غرض اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کیلئے لازمی ہے۔ اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپاں اور عندالضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے اور یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ (طٰہٰ:51) ایک چرند اور پرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اس کو کام لینا پڑے گا اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی۔ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔"

(ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 477 تا 478)

گزارشات
ازصدرمجلس

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء میں شمولیت

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خاکسار کو امسال ایک مرتبہ پھر جلسہ سالانہ برطانیہ میں بطور مرکزی نمائندہ شرکت کرنے کی توفیق ملی ہے۔اس سے قبل 2014ء میں بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔اُس وقت بیت الفتوح کے پاس رہائش کا موقعہ ملا تھا۔ اس مرتبہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے پاس ہی رہائش کا انتظام تھا۔ ہمیں اپنی رہائش گاہ سے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے لیے مسجد مبارک جانے کی سہولت میسر تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امامت میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔یہ یقیناً ہمارے ایمان میں تقویت کا باعث بنتا ہے۔کیونکہ خلیفہ وقت تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ وبرگزیدہ وجود ہوتا ہے۔امام الزماں کے وقت روحانی انتشار کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقّہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے۔“

(ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474)

سیدنا حضور انور کی بنفس نفیس شرکت اور موجودگی کی وجہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء میں شامل ہونے والا ہر مخلص احمدی یقیناً اس روحانی انتشار کا ذاتی مشاہدہ کرسکتا ہے۔خاکسار کو براہِ راست خطباتِ جمعہ اور خطابات سننے کا موقعہ ملا۔انفرادی ملاقات کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔عالمی بیعت کے وقت خاکسار کو سیدنا حضور انور کے دست مبارک کے نیچے ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔جو اس ناچیز کو عطا ہوا۔خلیفہ وقت کا لمسِ مبارک روح کی گہرائیوں تک اثر کرنے والا ہوتا ہے۔اس کیفیت اور تجربہ کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان حسین لمحات کے برکات سے ہمیشہ متمتع فرماتا رہے۔آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”یہ دور......انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔میں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پُر معصیت انسان ہوں۔مجھے نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔لیکن میں یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ بڑھتا رہے گا۔“

(خطاب 27 مئی 2008ء۔الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008ء صفحہ 11)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کا حقیقی سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون، صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ جون 2023ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 07/جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
سریہ بئر معونہ کے واقعات کا بیان نیز دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جس سریہ کا ذکر کروں گا، وہ سریہ حضرت منذر بن عمروؓ یا سریہ بئر معونہ کہلاتا ہے۔

سریہ بئر معونہ/سریۃ القراء: یہ دردناک حادثہ بھی ۴ھ/ہجری میں ہوا۔ یہ واقعہ دشمن کی بدعہدی اور سفاکی کا بدترین نمونہ ہے۔ مکہ سے مدینہ جانے والے راستے پر بنوسلیم کے علاقے میں اس نام کا ایک کنواں تھا اور اسی نام کا علاقہ بھی تھا اسی وجہ سے اس کا نام سریہ بئر معونہ مشہور ہوا۔ چونکہ اس سریہ میں روانہ ہونے والے سب صحابہؓ نوجوان اور قرآن کے قاری تھے اس وجہ سے اس کو سریۃ القراء کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

پس منظر: قبیلہ بنو عامر کا ایک رئیس ابو براء عامری آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جسے آپؐ نے بڑی نرمی اور شفقت سے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ اس نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے ساتھ چند صحابہؓ روانہ فرمائیں جو اہل نجد کو اسلام کی تبلیغ کریں اور مجھے امید ہے کہ وہ آپؐ کی دعوت کو ردّ نہیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے تو اہل نجد پر اعتماد نہیں ہے۔ ابو براء نے حفاظت کی ضمانت دی۔ آپؐ نے اُس کا یقین کر لیا اور صحابہؓ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرما دی۔ بخاری میں آتا ہے کہ قبائل رعل اور ذکوان وغیرہ کے چند لوگ اسلام کا اظہار کر کے اور اپنی قوم میں دشمنانِ اسلام کے خلاف مدد کے لیے آپؐ کی خدمت میں درخواست لے کر آئے تھے جس پر آپؐ نے یہ دستہ روانہ فرمایا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ابو براء بھی ان لوگوں کے ساتھ آیا ہو۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر ۴ھ/ہجری میں منذر بن عمروؓ کی امارت میں ستّر صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی جس میں قریباً سارے ہی قاری اور قرآن خوان تھے۔

اتنا بڑا اقدام آپؐ نے محض دعوت و تبلیغ کا فرض پورا کرنے اور اسلام کی نشر و اشاعت کا مقدس کام آگے بڑھانے کے لیے کیا۔

اس سریہ کے تعلق میں آنحضرتؐ کے ایک مکتوب کا بھی ذکر ملتا ہے جو آپؐ نے عامر بن طفیل کے نام لکھا تھا۔ عامر بن طفیل بنو عامر کے سرداروں میں سے ایک متکبر اور مغرور سردار تھا۔ اس نے آپؐ سے شہر کے رہنے والوں پر اپنی حکومت یا آپؐ کی جانشینی کی جاہلانہ پیشکش کی جسے آپؐ نے مسترد فرما دیا لیکن سریہ بئر معونہ کی مناسبت سے آپؐ نے اسے دعوت اسلام دی۔ حضرت حرام بن ملحانؓ اپنے دو ساتھیوں حضرت زید بن کعبؓ اور حضرت منذر بن محمدؓ کے ساتھ آپؐ کا مکتوب لے کر عامر بن طفیل کے پاس گئے۔

حضرت حرام بن ملحان، صحابہ رضی اللہ عنہ کی شہادت:

جب حضرت حرام بن ملحانؓ نے تبلیغ اسلام شروع کی تو وہاں موجود لوگوں نے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا اور اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزہ کا وار کر کے ڈھیر کر دیا۔ اُس وقت حضرت حرام بن ملحانؓ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر کعبہ کے ربّ کی قسم! میں تو اپنی مُراد کو پہنچ گیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرتؐ کے ایلچی کے قتل

پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد قبیلہ بنو عامر کے لوگوں کو اُکسایا مگر انہوں نے انکار کیا۔ اس پر عامر نے قبیلہ سُلیم میں سے بنو رعل، ذکوان اور عصیہ وغیرہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ ہم تو رسول اللہؐ کی طرف سے تم سے لڑنے نہیں بلکہ ایک کام کے لیے آئے ہیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو شہید کر دیا۔

اس سریہ میں حضرت عامر بن فہیرہؓ بھی شہید ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اسلام نے تلوار کے زور سے فتح نہیں پائی بلکہ اسلام نے اس اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ سے فتح پائی ہے جو دلوں میں اُتر جاتی ہے اور اخلاق میں ایک اعلیٰ درجے کا تغیر پیدا کر دیتی تھی۔ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کو واقعہ رجیع اور واقعہ بئر معونہ کی اطلاع قریباً ایک وقت میں ملی۔ آپؐ نے خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر یہ الفاظ فرماتے ہوئے خاموش ہو گئے کہ یہ ابوبراء کے کام ہیں ورنہ میں تو ان لوگوں کے بھجوانے کو پسند نہیں کرتا تھا۔ واقعہ رجیع اور واقعہ بئر معونہ کے بعد آپؐ نے ایک ماہ تک ہر روز صبح کی نماز کے قیام میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ قبائل رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنولحیان کے نام لے کر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ اے میرے آقا تُو ہماری حالت پر رحم فرما اور دشمنان اسلام کے ہاتھ کو روک جو تیرے دین کو مٹانے کے لیے اس بے رحمی اور سنگدلی کے ساتھ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں ہمیشہ تحریک کرتا ہوں فلسطین کے مظلوموں کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی پکڑ کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ دنیا کی عمومی حالت کے لیے بھی دعا کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے اور جنگ کے آثار بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو جنگ کے بداثرات سے اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ پاکستانی احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں، آج کل پھر ان کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ظالموں سے ان کو بھی نجات دلائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 14؍جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

غزوہ بنونضیر کے واقعات کا بیان نیز پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج غزوہ بنونضیر کا کچھ ذکر کروں گا۔ قبیلہ بنونضیر مدینے کے یہود کا ایک خاندان تھا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ بنونضیر خیبر کے یہود کا ایک قبیلہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اُس وقت بنونضیر کا سردار حیی بن اخطب تھا، ام المومنین حضرت صفیہؓ اسی کی بیٹی تھیں۔ لکھا ہے کہ حیی بن اخطب کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ سے جاملتا ہے۔ اسی طرح حیی بن اخطب کے خاندان میں بہت سے اشخاص نبوت کے شرف سے سرفراز ہوئے اور اس بات کا اُسے بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ اللہ ہم پر دنیا میں بھی بڑا مہربان ہے اور آخرت میں بھی وہ ہم پر مہربان رہے گا وہ ہمیں گناہوں کی وجہ سے چند دن سزا دے گا اور بالآخر جنّت ہی ہمارا ٹھکانہ ہوگا۔ اسی نسبی تفاخر کے باعث حیی نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی کی تھی۔ قبیلہ بنونضیر محلِ وقوع کے اعتبار سے مسجد قبا سے آدھا میل دُور تھا۔

غزوہ بنونضیر ربیع الاوّل ۴ ہجری میں پیش آیا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ غزوہ احد سے پہلے کا واقعہ ہے۔

غزوہ بنونضیر کے اسباب کے متعلق بیان ہوا ہے کہ قریشِ مکّہ نے غزوہ بدر سے پہلے عبداللہ بن ابی بن سلول اور اوس اور خزرج کے بت پرستوں کو لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی ہے۔ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو ان کے ساتھ قتال کرو، یا انہیں اپنے شہر سے نکال دو یا پھر ہم تمام عرب کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوں گے۔ ابی بن سلول اور دیگر بت پرستوں کو جب یہ خط ملا تو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ سے قتال کا پختہ ارادہ کر لیا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی تو آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ان سے ملے اور ان سے فرمایا کہ قریش نے تمہیں سخت دھمکی آمیز خط لکھا ہے۔ یہ خط تمہیں کسی فریب میں مبتلا نہ کر دے کہ تم مکر و فریب

میں مبتلا ہوکر اپنے ہی بھائی بیٹوں سے لڑنے لگو۔

آنحضور ﷺ کی یہ بات ان سرداروں کو سمجھ آ گئی اور انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ پھر قریش نے غزوۂ بدر کے بعد یہود کی طرف ایک خط لکھا کہ تمہارے پاس اسلحہ ہے اور تم قلعوں کے مالک ہو۔ اس لیے یا تو تم ہمارے ساتھی کے ساتھ قتال کرو ورنہ ہم تم پر چڑھائی کریں گے۔ جب یہ خط یہود تک پہنچا تو بنونضیر نے آنحضور ﷺ کے ساتھ دھوکہ کرنے پر اتفاق کر لیا۔

بنونضیر نے آپؐ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں کے ساتھ ہماری طرف آئیں اور ہمارے بھی تیس علماء آئیں گے۔ اگر ہمارے علماء نے آپ کی تصدیق کر دی اور آپ پر ایمان لے آئے تو ہم بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

اگلے روز آپؐ ان کی طرف تیس ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور تیس یہودی علماء بھی آپ کے پاس آ گئے۔ جب یہود ایک کھلے میدان میں نکلے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ان پر کیسے حملہ آور ہو گے، جبکہ ان کے ساتھ تیس ساتھی ہیں۔ چنانچہ یہود نے باہم مشورہ کیا اور پھر آنحضور ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپؐ تین علماء کے ساتھ آئیں ہمارے بھی تین ہی عالم ہوں گے۔ اس پر آنحضور ﷺ تین علماء کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہود کے تینوں علماء کے پاس خنجر تھے، مگر یہود کی ایک خیر خواہ عورت نے ایک انصاری صحابی کو یہود کی ساری منصوبہ بندی کی خبر کر دی۔

آنحضور ﷺ کو اس سازش کا علم ہوا تو آپؐ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہود کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا اور پیغام بھیجا کہ جو حالات ظاہر ہوئے ہیں ان کے ہوتے ہوئے مَیں تمہیں مدینے میں نہیں رہنے دے سکتا جب تک کہ تم میرے ساتھ ازسرِ نو معاہدہ کر کے مجھے یقین نہ دلاؤ کہ آئندہ تم بدعہدی اور غداری نہیں کرو گے۔ لیکن یہود نے معاہدہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اس طرح جنگ کی ابتدا ہوگئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس غزوے کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عمرو بن امیہ ضمری جنہیں کفار نے قید کر کے چھوڑ دیا تھا، وہ جب واپس آرہے تھے تو راستے میں انہیں بنو عامر کے دو آدمی ملے جو آپؐ کے ساتھ معاہدہ کر چکے تھے۔ کیونکہ عمرو کو اس معاہدے کا علم نہیں تھا اس لیے انہوں نے موقع پا کر بئر معونہ کے شہداء کے بدلے قتل کر دیا۔

جب آنحضور ﷺ کو اس معاملے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ بہت ناراض ہوئے اور ان مقتولین کا خون بہا ان کے لواحقین کو بھجوا دیا۔ چونکہ بنو عامر کے لوگ بنونضیر کے حلیف تھے اور بنونضیر مسلمانوں کے حلیف تھے اس لیے معاہدے کی رو سے اس خون بہا کا بار حصہ رسدی بنونضیر پر بھی پڑتا تھا۔ اس وجہ سے آنحضور ﷺ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ بنونضیر کی آبادیوں میں پہنچے اور خون بہا کا حصہ طلب فرمایا۔ جب آنحضور ﷺ خون بہا کے مطالبے کے لیے بنونضیر کے پاس تشریف لے گئے، اُس روز ہفتے کا دن تھا، آپؐ کے ساتھ صحابہؓ کی ایک جماعت تھی جن کی تعداد دس سے کم بیان کی جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے جب یہود سے خون بہا کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہاں! ابوالقاسم! آپ پہلے کھانا کھا لیجیے پھر آپ کی بات کی طرف آتے ہیں۔ بظاہر یہود نے بڑی خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا مگر درپردہ سازش کی اور آپس میں آنحضورؐ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔ آنحضورؐ ان یہود کے مکانات میں سے ایک کے سائے میں تشریف فرما تھے، یہود نے یہ مشورہ کیا کہ اوپر چھت پر سے ایک بھاری پتھر آنحضورؐ پر گرا دیا جائے۔

بقیہ تفصیل آئندہ بیان کرنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے احمدیوں پر آج کل پھر سختیاں وارد کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے نجات دلائے اور وہاں بھی ہمارے حالات بہتر ہوں۔ ذرا ذرا سی بات پر مقدمے اور تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضورِانور نے آخر میں مکرم غلام سرور صاحب شہید ابن مکرم بشیر احمد صاحب آف سعد اللہ منڈی بہاؤالدین، مکرم راحت احمد باجوہ صاحب شہید ابن مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب آف سعد اللہ منڈی بہاؤالدین کے علاوہ مزید تین مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرما کر ان کا ذکرِ خیر فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 21؍جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بنو نضیر کے حالات وواقعات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کی سازش کے نتیجے میں آنحضرتؐ کو قتل کرنے کا ذکر ہو رہا تھا اس کی تفصیل بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبے کو ناکام کیا۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ وحی کے ذریعے آنحضرتؐ کو سازش کا علم ہوا اور اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ عمرو بن جحاش چھت کے اوپر پہنچ گیا تا کہ آنحضرتؐ پر پتھر پھینکے تو آنحضرتؐ کو یہودیوں کی سازش کی بذریعہ وحی خبر ہو گئی۔ آپؐ جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھے اور اس طرح روانہ ہو گئے جیسے آپؐ کو کوئی کام ہے اور آپؐ تیزی سے واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ آپؐ کے صحابہ یہی سمجھے کہ آپؐ کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہیں لیکن جب دیر ہو گئی تو صحابہؓ کو فکر ہوئی اور وہ آپؐ کی تلاش میں اُٹھے۔ مدینے سے آتے ہوئے ایک شخص نے صحابہؓ کو بتایا کہ میں نے آپؐ کو مدینے میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ صحابہؓ فوراً مدینہ آپؐ کے پاس پہنچے تب آپؐ نے صحابہ کو بتایا کہ بنو نضیر نے کیا سازش کی تھی۔

دوسری طرف یہود آپؐ کو قتل کرنے اور صحابہؓ کو گرفتار کرنے سے متعلق مشورہ کر رہے تھے کہ مدینے سے آئے ہوئے ایک یہودی نے جب یہ سُنا تو اُس نے کہا کہ میں نے تو آپؐ کو مدینہ میں داخل ہوتے دیکھا ہے جس پر یہودی حیران رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ اسی وقت سورۃ المائدۃ کی آیت 12 بھی نازل ہوئی۔

مدینے پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی جلاوطنی کا حکم فرمایا لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا اور مقابلے کی ٹھانی۔

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپؐ نے قبیلہ اوس کے ایک رئیس محمد بن مسلمہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم بنو نضیر کے پاس جاؤ اور اُن کے ساتھ اس معاملے کے متعلق بات چیت کرو اور اُن سے کہو کہ چونکہ وہ اپنی شرارتوں میں بہت بڑھ گئے ہیں اور اُن کی غداری انتہا کو پہنچ گئی ہے اس لیے اب اُن کا مدینہ میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر آباد ہو جائیں۔ آپؐ نے ان کے لیے دس دن کی میعاد مقرر فرمائی۔ محمد بن مسلمہؓ جب اُن کے پاس گئے تو وہ سامنے سے بڑے تمرّد سے پیش آئے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہہ دو کہ ہم مدینہ سے نکلنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ تم نے جو کرنا ہو کر لو۔ جب اُن کا یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو آپؐ نے بے ساختہ فرمایا۔ اللہ اکبر! یہود تو جنگ کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دیا اور صحابہؓ کی ایک جمعیت کو ساتھ لے کر بنو نضیر کے خلاف میدان میں نکل آئے۔

آپؐ نے اپنے پیچھے ابن مکتوم کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور مدینہ سے نکل کر بنو نضیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا۔ آپؐ نے لشکر کا امیر حضرت علیؓ کو اور ایک قول ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ بہرحال مسلمانوں نے رات اس حالت میں گزاری کہ وہ یہود کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بار بار تکبیر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح کا اجالا ہونے لگا تو حضرت بلالؓ نے فجر کی اذان دی۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس صحابہؓ کے ساتھ واپس لشکر گاہ میں تشریف لے آئے جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کے ساتھ دس آدمیوں کی ایک جماعت روانہ فرمائی جس میں حضرت ابودجانہؓ اور حضرت سہل بن حُنیفؓ بھی تھے۔ ان لوگوں نے اس جماعت کو جا پکڑا جو ازبک کے ساتھی تھے اور حضرت علیؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے ان سب کو قتل کر دیا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس جماعت میں دس آدمی تھے۔ صحابہ اُن کو قتل کر کے اُن کے سَر لے کر آئے جنہیں بعد میں مختلف کنووں میں ڈال دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق رسول اللہؐ نے اُن کے سَروں کو بنو ختمہ کے کنووں میں پھینکنے کا حکم دیا تھا۔ باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ جب آپ صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں تو کندھے سے کندھا نہیں ملایا ہوتا۔ اب جو کووڈ کا دور تھا وہ گزر گیا۔ صف بناتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کے کھڑا ہونا چاہیے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 28رجون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بنونضیر کے حالات کا بیان نیز دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بنونضیر کے ساتھ جنگ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ بنونضیر کے قلعے کی جانب روانہ ہوئے تو آپؐ نے اپنے پیچھے مدینہ کی آبادی میں عبداللہ ابن مکتومؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا اور خود صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ سے نکل کر بنونضیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا جو اُس زمانے کے طریق جنگ کے مطابق قلعہ بند ہو گئے۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی بن سلول اور دوسرے منافقین مدینہ نے بنونضیر کے رؤسا کو یہ کہلا بھیجا کہ تم مسلمانوں سے ہرگز نہ دبنا، ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور تمہاری طرف سے لڑیں گے لیکن جب عملاً جنگ شروع ہوئی تو منافقین کو آنحضرتؐ کے خلاف کھلم کھلا میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ بنوقریظہ کو ہمت پڑی کہ مسلمانوں کے خلاف میدان میں آ کر بنونضیر کی مدد کریں۔

بہرحال بنونضیر مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں نکلے اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ یہ محاصرہ چھ دن اور ایک روایت کے مطابق پندرہ دن تک جاری رہا۔ بیس اور تیئس دنوں کے اقوال بھی مروی ہیں۔

چند دن گزر گئے تو آپؐ نے قلعوں کے باہر کھجوروں کے درختوں میں سے بعض درخت کاٹنے کا حکم دیا۔ یہود ان درختوں کی آڑ میں قلعوں کی فصیل سے تیر اور پتھر برسا رہے تھے اس لیے آپؐ نے ان درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تا کہ بنونضیر مرعوب ہو جائیں اور اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیں اور اس طرح چند درختوں کے نقصان سے بہت سی انسانی جانوں کا نقصان اور ملک کا فتنہ و فساد رُک جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص الہام کے تحت آپؐ نے یہ درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ یہ تدبیر کارگر ہوئی اور ابھی صرف چھ درخت ہی کاٹے گئے تھے کہ بنونضیر نے غالباً یہ خیال کر کے کہ شاید مسلمان ان کے سارے درخت جن میں پھل دار درخت بھی شامل تھے، کاٹ ڈالیں گے آہ و پکار شروع کر دی۔ عام حالات میں مسلمانوں کو دشمن کے پھل دار درخت کاٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ بہرحال بنونضیر نے مرعوب ہو کر اس شرط پر قلعے کے دروازے کھول دیے کہ ہمیں یہاں سے اپنا سامان لے کر امن وامان کے ساتھ جانے دیا جائے۔ یہ وہی شرط تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پہلے پیش کر چکے تھے اور چونکہ آپؐ کی نیت محض قیامِ امن تھی اور آپؐ نے مسلمانوں کی اس تکلیف اور ان اخراجات کو نظرانداز کرتے ہوئے جو اس مہم میں برداشت کرنے پڑے تھے اب بھی بنونضیر کی اس شرط کو مان لیا اور حضرت محمد بن مسلمہؓ کو مقرر فرمایا کہ وہ اپنی نگرانی میں بنونضیر کو امن وامان کے ساتھ مدینہ سے روانہ کر دیں۔ اُن کی جلاوطنی کی درخواست پر آپؐ نے حکم دیا کہ مدینہ سے نکل جاؤ تمہاری جانیں محفوظ رہیں گی۔ تمہارے اونٹ جو سامان اُٹھا سکیں وہ بھی لے جاؤ سوائے اسلحے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطنی کی چار شرائط رکھی تھیں۔ نمبر ایک بنونضیر کے یہود مدینہ منورہ کے علاقے سے جہاں چاہیں کُوچ کر جائیں۔ دوم: جلاوطنی کے وقت یہود مکمل طور پر بغیر ہتھیار ہوں گے۔ سوم: جس قدر سامان وہ اُٹھا کر لے جانا چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ چہارم: یہود کے مقدور بھر سامان لے جانے کے بعد اُن کے بچ جانے والے منقولہ وغیر منقولہ اموال مسلمانوں کی ملکیت ہوں گے۔

اس موقع پر یہود نے ایک اَور عذر کیا کہ بہت سے لوگ ہمارے مقروض ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم سود ختم کر کے قرض کی رقم کم کر دو اور جلدی کرو۔ اس طرح اُن کے قرض کی رقم ادا کر دی گئی۔

یہود نے جلاوطنی کے وقت اپنے چھ سو اونٹوں پر عورتوں اور بچوں کے علاوہ وہ سامان بھی لا دلیا جو وہ لے جا سکتے تھے۔

بنونضیر سے لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا رعب اور دبدبہ اُن کے دلوں پر طاری کر دیا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اُن کے مال کا وارث بنا دیا۔ آپؐ نے تمام ساز وسامان کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا تا کہ وہ اسے نیکی کے کاموں میں خرچ کریں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں، پاکستان کی عمومی کی حالت، ساری دنیا کے مسلمانوں اور دنیا کی عمومی صورت حال کے لیے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ ★...★...★

حافظ شریف الحسن
ناظم ارشاد
وقفِ جدید قادیان

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

(1) خلافتِ راشدہ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت 56 میں اعمالِ صالحہ بجالانے والے مسلمانوں میں خلافت قائم کرنے کا وعدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد مبارک ہے مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔ (کنزالعمال جلد 11 صفحہ 259) یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اسی طرح آپؐ نے مسلمانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا۔ (ترمذی کتاب العلم) یعنی تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنّت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔

آنحضرتؐ نے اپنی مرض الموت میں حضرت ابوبکرؓ کو نماز کی امامت کیلئے کھڑا کر کے مسلمانوں کو اشارہ دے دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے مسلمانوں نے اُنہیں ترجیح دی تھی۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات نے بعد میں اس کو سچا ثابت کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ثانی اثنین کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہؐ کی وفات کے دن ثابت قدم رہنا، وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آلِ عمران:145) کے حوالہ سے فصیح و بلیغ خطبہ دیکر مسلمانوں کی تسلی کرانا، بے مثال مالی قربانی وغیرہ آپ کے عظیم الشان فضائل ہیں۔ منکرینِ زکوٰۃ سے لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فتح عطا کی۔ انتہائی کشیدہ حالات میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو شام کی طرف حضرت ابوبکرؓ نے روانہ فرمایا۔ منکرین زکوٰۃ اور دشمنانِ اسلام پر اس لشکر کی وجہ سے خوف طاری ہوا۔ جب اِس لشکر نے رومیوں کو شکست دی تو لوگ اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ ابوبکرؓ کی خلافت میں مسیلمہ کذّاب قتل ہوا۔ اسی طرح عراق بھی فتح ہوا نیز جمع القرآن کا عظیم الشان کارنامہ بھی سرانجام پایا۔ پھر حضرت عمرؓ دوسرے خلیفہ راشد ہوئے۔ آپؓ کے قبولِ اسلام پر مسلمانوں کے نعرۂ تکبیر سے پورا مکہ گونج اٹھا تھا۔ آنحضرتؐ نے آپؓ کا لقب فاروق رکھا تھا۔ آپؓ نے علی الاعلان ہجرت کی۔ حضرت عمرؓ کے تین مشوروں کے مطابق قرآنِ کریم نازل ہوا۔ آپ کے زمانہ خلافت میں دمشق اور قیصر وکسریٰ کی حکومتیں جیسے بے شمار فتوحات حاصل ہوئیں۔ نمازِ تراویح کا آغاز، تقویم ہجری، بیت المال، رات کو گشت لگانا، دفتر کا آغاز ہوا، زمین کی پیمائش، مسئلہ عول، قاضیوں کا تقرر، مردم شماری کوفہ، بصرہ، شام اور موصل شہروں کو آپؓ نے ہی آباد کیا۔

تیسرے خلیفہ راشد کے طور پر حضرت عثمان بن عفانؓ منتخب ہوئے آپ کی خلافت میں مسلم ریاست کی سرحدیں وسیع تر ہوتی چلی گئیں۔ آپؓ نے مسجد نبوی کی توسیع وتزئین کروائی۔ چراگاہیں رکھنے کا دستور شروع کیا، لوگوں کو قرآنِ کریم کی ایک قرأت پر متفق کیا، قرآنِ کریم کے نسخے تیار کر کے اسلامی ممالک میں بھجوائے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ راشد ہوئے جو کہ آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ ایک دشمن اسلام بادشاہ کے خط کے جواب میں حضرت امیر معاویہؓ نے اسے جواب لکھا کہ اگر تم حملہ کرو گے تو حضرت علیؓ کی طرف سے تمہارے خلاف لڑنے والا پہلا شخص مَیں رہوں گا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ باوجود اختلافات کے اسلام کا رعب قائم رہا۔ جب تک مسلمانوں میں خلافتِ راشدہ قائم رہی دینِ اسلام کو تمکنت عطا ہوئی۔ ہمیشہ مسلمانوں کی خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوتی رہی۔ اسلامی سلطنت بڑھتی گئی۔ آپؓ کی شہادت سے خلافتِ راشدہ ختم ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے ... حضرت عمرؓ وہ وجود ہیں ... جن کی رائے کئی مقام میں قرآن کے موافق ہوئی ... بعض آدمی شبہ کریں گے کہ حضرت عثمانؓ غنی کہلاتے تھے انہوں نے کیوں مال جمع کیا؟ ... جو مال خدمت دین کے لئے وقف ہو وہ اس کا نہیں ... وہ خدا تعالیٰ کا مال ہے ... حضرت علی نہایت متقی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے نزدیک زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔“

(حمامة البشریٰ، سرّ الخلافہ، ملفوظات، بحوالہ لباس التقویٰ)

اسی خلافتِ راشدہ کو اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ پر جماعتِ احمدیہ میں قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس خلافت کو تا قیامت قائم رکھے۔ آمین

حافظ ظفر اقبال لون
ناصر آباد
جموں کشمیر

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

(2) خلافت کی اہمیت و برکات

قابلِ احترام صدرِ اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ’’خلافت کی اہمیت و برکات‘‘ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ نور کی آیت 56 میں اعمالِ صالحہ بجالانے والے مؤمنین سے خلافت کا وعدہ فرمانے کے بعد خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنی ’’اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا‘‘۔ اس میں شرط یہ رکھی کہ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا کہ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ پھر خلافت کی اہمیت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یوں تاکید فرمائی ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آلِ عمران: 104) ترجمہ: اور اللہ کی رسّی (یعنی خلافت) کو سب سے مضبوطی سے پکڑ لو

حضرت حذیفہؓ کی روایت میں آنحضرت ﷺ نے اپنی امت میں دو مرتبہ خلافت کے قیام کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں خلافت کی اہمیت کے بارہ میں حضرت حذیفہؓ کو ہی مخاطب کرکے رسول اللہ فرماتے ہیں۔ اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگر چہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل)

قیام خلافت حقیقت میں نبوّت کے فیضان کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہے جو نبوّت کے اختتام پر اس فیض کو بڑھانے اور لمبے عرصے پر محیط کرنے کے لیے جاری ہوتا ہے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت جس طرح نبوّت کے ساتھ ہوتی ہے اسی طرح خلافت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں یقیناً مسلمان تمکنتِ دین اور خوف کے بعد امن کی برکات سے متمتع ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں بے شمار برکات مسلم امہ کو حاصل ہوئے۔ لیکن جب خلافت ختم ہوئی تو یہ برکات مفقود ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔‘‘ (الحکم 24 جنوری 1903ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 2)

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے	یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
اندھیرا دل کا اس سے مٹ گیا ہے	یہی ظلمات میں شمعِ ھُدیٰ ہے
حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے	کنارِ عافیت حبلُ المتیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’خلافت کے نظام کے دائمی رہنے کے لئے کوشش کرنی ہے تو پھر جماعت کے اندر وہ نمونے بھی مستقل مزاجی سے قائم رکھنے پڑنے ہیں۔ تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 25 مئی 2018ء)

پس اے احمدیت کے جانثارو! اور خلافت احمدیہ کے پروانو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے سارے عہد و پیمان واقعی سچ کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

(3) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور استحکامِ خلافت

ایچ شمس الدین
قائد تربیت مجلس
انصاراللہ بھارت

قابلِ احترام صدرِ اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ''حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور استحکامِ خلافت'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت مقررہ پر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ جن کے متعلق خود نبی اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ آپؑ نبی اللہ بھی ہوں گے۔ آپ کے بعد قرون اولیٰ کی طرح اللہ تعالیٰ نے پھر سے خلافۃ علی منہاج النبوۃ قائم فرمایا اور صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب کیا۔

سامعین! 1400 سال بعد مؤمنین کے لئے خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کی طرح یہاں پر بھی خلافت کے خلا

ف ابلیسی طاقتوں نے اپنی زور آزمائی سے خلافت کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن خلافت حقہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذریعہ اس طرح سے استحکام بخشا کہ آپ کی فراصت اور رہنمائی کے طفیل حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ یہ کشتی نوح ہر بھنور سے محفوظ و مامون رہی۔

آیئے! اب ہم اس سلسلہ میں آپ کے ناقابلِ تسخیر کارناموں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دَور میں انکارِ خلافت کا عَلم بغاوت بلند کرنے والوں نے انتخاب خلافت اولیٰ کے چند دنوں کے بعد ہی خلیفہ وقت کے اختیارات محدود کرنے کی سازشیں شروع کردی اور جلسہ سالانہ 1908ء پر بعض ممبران نے اپنی تقریروں میں واضح الفاظ میں خلافت کے بجائے صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین قرار دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔

حضور انورؓ کے روح پرور خطاب سے اس موقعہ پر اکثر احباب کے دل صاف ہوگئے اور خلیفہ کی اہمیت وعظمت کو بخوبی سمجھ گئے۔ خطاب کے بعد آپؓ نے خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو دوبارہ بیعت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ان دونوں سے بیعت لی گئی۔ لیکن منکرین خلافت اپنی کجروی سے باز نہیں آئے۔ چنانچہ صدر انجمن کے معاملات میں خلیفۃ المسیح کی بجائے میر مجلس یعنی پریزیڈنٹ کا لفظ استعمال کرنے لگے۔ جس کا مقصد یہ تھا صدر انجمن کے ریکارڈ سے یہ ثابت نہ ہو کہ خلیفہ انجمن کا حاکم ہے۔ اس پر حضورؓ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مورخہ 2 دسمبر 1910ء سے میر مجلس مقرر فرمایا۔

منکرین خلافت نے حضور اقدسؓ پر 8 قسم کے گھناؤنے الزامات لگائے یعنی آمریت کا الزام۔ پہلے امام سے اختلاف کا الزام۔ قومی اموال میں غلط تصرف کا الزام۔ اپنے پسندیدہ آدمیوں کو مسلط کرنے کا الزام۔ بڑھاپہ اور جسمانی کمزوری کے باعث نااہلی کا الزام۔ اور اعتراض کیا گیا کہ حق، حقدار کو نہیں ملا بلکہ کمتر شخص کو اختیار دے دیا گیا ہے نیز جزئی فضیلت کی بحثیں اور خلیفہ وقت کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کے چرچے بھی شروع کردیئے۔

(ماخوز از سوانح فضل عمر جلد اول، مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

آپؓ نے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا۔ ''مَیں خلیفۃ المسیح ہوں۔ اور خدا نے مجھے بنایا ہے.... خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی۔'' (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 385 تا 386)

امسال باوجود بہت سے موانع کے اور باوجود ''اظہار حق'' جیسے بدظنّی پھیلانے والے ٹریکٹوں کی اشاعت کے جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔ اور ان کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 485)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔'' (خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استحکامِ خلافت کیلئے حتی الوسع خدمات

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

(4) حضرت مصلح موعودؓ اور ذیلی تنظیموں کا قیام

سید طفیل احمد شہباز
قائد اشاعت
مجلس انصاراللہ بھارت

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

قابلِ احترام صدر اجلاس اور سامعینِ کرام! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اور ذیلی تنظیموں کا قیام۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو وعدے تھے اُن میں سے ایک وعدہ تا قیامت ایسی روحانی تربیت سے لبریز جماعت قائم کرنا تھی جو نیک اور مخلصین کی جماعت کو مستحکم کرتے چلے جائیں۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد خلفاء کی ایسی قیادت مہیا کرتا چلا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ کے اُستوار کردہ خطوط پر جماعت کو استحکام بخشتے جائیں۔ اس تقویٰ، طہارت کو نسلاً بعد نسلٍ منتقل کرنے کے کی ذمہ داری کو تمام خلفاء نے ہی خوب نبھایا۔ بالخصوص حضرت مصلح ؓ نے انسانی جسم کے نظام کو خوب سمجھا اور اس کا بھرپور مطالعہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے بکثرت متبادل راستے تجویز کر رکھے ہیں۔ اگر ایک شریان بند ہو تو دوسری شریان نیا راستہ تلاش کر کے زندگی کو محفوظ کر لیتی ہے۔ جماعت کی مرکزی نظام کو مضبوط کرنے کے بعد آپؓ نے لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کا قیام فرمایا اور نظام جماعت کے ساتھ ان کا رابطہ قائم کرتے ہوئے فرمایا:

”اگر ایک طرف نظارتیں جو نظام کی قائم مقام ہیں عوام کو بیدار کرتی رہیں اور دوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ جو عوام کے قائم مقام ہیں نظام کو بیدار کرتے رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کسی وقت جماعت کلی طور پر گر جائے اور اس کا قدم ترقی کی طرف اٹھنے سے رک جائے۔ جب بھی ایک غافل ہو گا دوسرا اسے جگانے کے لئے تیار ہو گا۔ یاد رکھو! اگر اصلاح جماعت کا سارا دارو مدار نظارتوں پر ہی رہا تو جماعت احمدیہ کی زندگی کبھی لمبی نہیں ہو سکتی۔ یہ خدائی قانون ہے جو کبھی بدل نہیں سکتا کہ ایک حصہ سوئے گا اور ایک حصہ جاگے گا۔ ایک حصہ غافل ہو گا اور ایک حصہ ہوشیار ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کو گول بنا کر فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے قانون میں یہ بات داخل ہے کہ دنیا کا ایک حصہ سوئے اور ایک حصہ جاگے۔ یہی نظام اور عوام کے کام کا تسلسل دنیا میں دکھائی دیتا ہے۔“ (الفضل 17 نومبر 1943ء)

15 سال سے اوپر کی خواتین کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ 7 تا 15 سال کی بچیوں کیلئے فروری 1939ء میں ”ناصرات الاحمدیہ“ کے نام سے ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا جبکہ 15 تا 40 سال کے نوجوانوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ 1938ء میں قائم فرمایا۔ یہ تنظیم جماعت احمدیہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جس کا ماٹو ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“ ہے۔ 7 تا 15 سال کے بچوں کیلئے مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی۔ 26 جولائی 1940ء کو حضورؓ نے 40 سال سے اوپر کے احباب کیلئے مجلس انصاراللہ قائم فرمائی۔

خلافت کے سایہ تلے یہ تنظیمیں پھیلتی، پھلتی اور پھولتی رہیں اور اب کل عالم میں پھیل گئیں۔ ہر ملک میں ذیلی تنظیم کا صدر براہ راست خلیفہ وقت کی راہنمائی میں کام کرتا ہے۔ ہر ملک میں سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں، الگ سے چندہ کا نظام ہے، الگ سے عہدیدار ہیں۔ یہ تنظیمیں تمام دنیا میں احمدیت اور انسانیت کی خاطر قابل رشک خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ انصاراللہ کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہم میں سے ہر ایک کا نمونہ جو ہے وہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کے لیے ضروری ہے اور یہ نمونہ دکھانا انصاراللہ کا کام ہے اور یہی حقیقی انصاراللہ ہونے کا حقیقی مقصد ہے۔“

(خطاب فرمودہ 30 ستمبر 2018ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل: یکم رفروری 2019ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پانچوں تنظیموں کو دین کے ہر شعبہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

(5) تربیتِ اولاد کا انحصار خلافت سے وابستگی میں ہے

سید طفیل احمد شہباز
قائد اشاعت
مجلس انصاراللہ بھارت

خلافت کشتی ملت کی امیدواروں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملت کا اک واحد سہارا ہے
نہ جب کارواں میں ہو امامِ کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اِس جہاں میں پاسباں کوئی

قابل احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! آج کی اس بابرکت اجلاس میں میری تقریر کا عنوان ہے۔”تربیتِ اولاد کا انحصار خلافت سے وابستگی میں ہے۔“ تربیت کسی فرد، معاشرہ یا گروہ کی ایسی نشوونما کا نام ہے جو اُنہیں انسانی بلندی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچا دیتی ہے۔کسی بھی معاشرے کی اخلاقی وروحانی تعمیروترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر فردِ بشر اُس میں حصہ لے اور اپنا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:”اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔“(آل عمران:105) یعنی تبلیغ، تربیت اور اصلاح معاشرہ کسی فردِ بشر کا کام نہیں بلکہ تبلیغ واصلاح کا کام سب کو مل کر نا ہوگا۔ اگر ہر فردِ جماعت قرآن کریم کے اس منشاء کو سمجھ لے تو معاشرے کی اصلاح کا کام بڑی آسانی کے ساتھ ہوسکتا ہے۔پس اگر کوئی قوم اپنے آپ کو دیر تک زندہ رکھنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی اچھی تربیت کرے تا کہ غلبہ اور ترقی کی اس دوڑ میں وہ بھی شامل رہیں اور اُن کی نسلیں اس اہم خدمت سے محروم نہ ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:”جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور اسلام کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے...اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دُور لے جاتی ہے۔“(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 507)

آنحضرتؐ نے فرمایا۔اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ(مسلم) یعنی امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے۔چونکہ خلیفہ وقت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نور، علم ومعرفت اور مقامِ قبولیت دعا سے برکت حاصل کرنے کے لیے ہماری اہم ذمہ داری ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت وعقیدت کا ایک ذاتی اور قریبی تعلق رکھیں۔جس کے لئے اوّل خلیفہ وقت کیلئے دعائیں کریں اور دعا کیلئے خطوط لکھا کریں۔دوم حضور کے تمام خطبات وخطابات اور تمام پروگرام سنیں اور دیکھیں۔سوم خلیفہ وقت کے قائم کردہ نظام جماعت کی اطاعت کریں۔چہارم جماعت کے تمام لوگوں کے ساتھ خصوصی ہمدردی سے پیش آئیں۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ قدرت ثانیہ کی پیشگوئی کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔”سوتم اس مقصد کی پیروی کرو“(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307) حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:”وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔“(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اگر قدرت ثانیہ (یعنی خلافت) نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبے کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔امام سے وابستگی میں ہی برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ڈھال ہے۔“(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003 صفحہ 1)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے برکاتِ خلافت سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

(6) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیامِ امن کے لیے مساعی

محمد ابراہیم سرور
نائب ایڈیٹر
رسالہ انصار اللہ

آج دنیا کے اکثر ممالک میں ناانصافی، بدامنی، بے چینی نظر آرہی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے اکثر انسان اور اُن کے لیڈر اپنے مفادات کا تحفظ ہر قیمت پر مقدم سمجھتے ہیں، خواہ اس کے نتیجہ میں جانی مالی ماحولیاتی نقصان ہوجائے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا تیسری عالمی جنگ میں داخل ہو چکی ہے۔ اگر اب بھی انسان خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوا تو اُس کا ہلاکت و تباہی اور بربادی سے بچنا بہت مشکل ہے۔

سامعین کرام! قرآنی وعدہ استخلاف لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ اور وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا کے مطابق شہزادۂ امن کے پانچویں خلیفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2003ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی دوسرے خلفائے احمدیت کی طرح اسلامی ممالک میں امن کی کوششیں قولی و فعلی دونوں طرز پر از سرِ نو جاری فرمائیں۔

آپ امن کے سفیر کے طور پر دنیا بھر کے دوروں کے دوران اور مختلف ممالک میں جا کر اسلام کی پُرامن تعلیم کو بیان فرماتے ہیں اور بدامنی کی وجوہات سے پردہ چاک کرتے ہوئے دنیا بھر اور مسلم ممالک کے لیڈران کی بالخصوص راہنمائی فرماتے ہیں۔ اپنی تقاریر و خطبات میں آپ قیام امن کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔ قیامِ امن کی خاطر آپ نے سال 2012ء میں متعدد ممالک کے سربراہان اور بااثر مذہبی راہنماؤں کو خطوط ارسال فرمائے تا کہ انہیں امن و آشتی کے قیام کے متعلق سنجیدہ کوشش اور تعاون کی طرف بلایا جاسکے۔ ان خطوط میں آپ نے بااثر لیڈروں کو امن، اتحاد، دوسرے ممالک کے حقوق کی ادائیگی، ان سے باعزت سلوک، باہمی تنازعات کو پُرامن طریق سے حل کرنے اور دنیا میں جاری جنگوں کے خاتمے کی طرف دعوت دی۔ مذکورہ سربراہان مملکت میں امریکہ، کینیڈا، اسرائیل، جرمنی، فرانس، ایران، سعودی عرب، چین، برطانیہ، فرانس اور ملکہ برطانیہ شامل تھے۔ مذہبی راہنماؤں میں آپ نے عیسائیت کے اہم ترین راہنما پوپ اور ایران کے سرپرست اعلیٰ آیت اللہ خامنہ ای کو بھی خط تحریر فرمایا۔ آپ نے متنبہ فرمایا کہ دنیا کی موجودہ صورت حال ایک اور عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے اور دنیا کے بڑے لیڈروں پر تاکید فرمائی کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے جھگڑوں کو روکنے کی کوشش کریں۔

خلافت خامسہ کے کی ابتدا سے ہی آپ کی ولولہ انگیز قیادت و رہنمائی میں امن کے قیام کے لیے عالمی کوششوں کے سلسلہ میں جماعت کی طرف سے برطانیہ میں سالانہ پیس سیمپوزیم کا انعقاد کیا جاتا ہے اور اس کی اتباع میں ہی دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی طرف سے ملکی سطح پر پیس سمپوزیم اور پیس کانفرنسز کا باقاعدہ انعقاد کیا جا رہا ہے۔ آپ کی ہی قیادت میں، 2009ء سے احمدیہ مسلم امن ایوارڈ کا اجرا کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ دنیا کے مختلف ممالک کی پارلیمنٹس سے خطابات فرماتے ہیں اور سیاسی راہنماؤں سے ملاقات کے دوران ان کو اسلام کی پر امن تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں جو پائیدار امن کی ضامن ہیں۔ کینیڈا اور براعظم افریقہ میں پیس سیمپوزیئم میں وہاں کے اعلیٰ حکام سے مخاطب ہوئے۔

تمام دنیا کو امن کی دعوت دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”دنیا کو آج امن کی ضرورت ہے، محبت کی ضرورت ہے، بھائی چارہ کی ضرورت ہے، جنگوں کی تباہی سے بچنے کی ضرورت ہے، خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تباہ ہونے سے بچ سکیں۔ اس کے حصول کے لیے عیسائیوں کو بھی اپنے قبلہ کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کو بھی صحیح ردعمل دکھانے کی ضرورت ہے۔ دلائل کی بحثیں کریں، علمی بحثیں کریں۔ لیکن ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20راگست 2010ء)

اب اسی گلشن میں لوگو! راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشت و خار

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اور تمام دنیا کو قیام امن کی خاطر آپ کے سجھائے رہنما اصولوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایچ شمس الدین
قائد تربیت مجلس
انصاراللہ بھارت

برائے مقابلہ تقاریر سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

(7) منکرینِ خلافت کا انجام

اللہ تعالیٰ خلافت کے باغیوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (النور 56) یعنی اور جولوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی وفات پر بلکہ آخری ایام میں ہی بعض فتنہ پرداز افراد اور گروہ نے نظامِ خلافت کو ختم کرنے کی پھر سے کوششیں شروع کیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور تعلیمات سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ سے محروم ہو گئے نیز لامرکزیت کے شکار ہو کر بڑی حسرت کے ساتھ اس دنیا سے چل بسے۔ سچ ہے:

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو ردا بھیجی تم اس کو رَدّی سمجھے

آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ منکرین خلافت کے بدترین انجام کیسا تھا؟ آج جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت سے منہ پھیرنے والوں کو کبھی کسی بھی قسم کی ترقی نصیب نہیں ہوئی۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے تقریباً 40 سال بعد غیر مبائعین کا اخبار 'پیغام صلح' خود معترف ہوا کہ ''یہاں لاہور میں کام شروع کئے ہوئے ہمیں 37 سال گذر چکے ہیں اور ہم اس چار دیواری سے باہر نہیں نکلے۔'' (پیغام صلح 6 فروری 1952)

اسی طرح انجمن اشاعت اسلام کے سیکریٹری نے 50 سال کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں: ''واقعات اور تجربہ نے ہمارے سامنے یہ تلخ حقیقت واضح کردی ہے کہ اشاعت اسلام کے میدان میں...ہماری کامیابی....جماعتی ترقی..توقعات..دینی مقاصد..وہ تمام حرفِ غلط کی طرح ثابت ہوئیں۔''
(احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی 52ویں سالانہ رپورٹ ص5)

مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر لائٹ رقم طراز ہیں: ''تحریک ایک لاش بن کر رہ گئی تھی اور چند آدمی اسے نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔ (پیغام صلح 24 جنوری 1952)

جبکہ خلافت احمدیہ کے سایہ تلے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور یعنی 50 سال میں ہی 46 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اب اس کی تعداد 214 ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

دوسری طرف اس غیر مبائعین گروہ کے امیر مولانا محمد علی صاحب کو بھی انتہائی رنج وغم اور کرب وبلاء کی حالت میں اس دنیا کو خیر باد کہنا پڑا۔ ان کی جماعت میں مولانا صاحب کے خلاف بعض لوگوں نے عَلمِ بغاوت بلند کیا، چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ رقم طراز ہیں: آخر ان شرارتوں کی وجہ سے مولوی صاحب کی صحت بگڑ گئی اور ان تفکرات نے آپ کی جان لے لی، سب ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی۔ (بحوالہ غلبۂ حق صفحہ 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں: ''جو اِن (خلفاء) کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔'' (بحوالہ الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ایک اقتباس پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی''
(خطبہ جمعہ 18 جون 1982۔ خطبات طاہر جلد اول:18)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

منکرینِ خلافت کے اس خوفناک انجام کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمیں ہر آن شرح صدر کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہنے اور خلافت کی مکمل اطاعت کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن مجید کی صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات سے ان کی تصدیق

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 1992ء محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيٓ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (سورۃ سبا:7)

یعنی اور وہ لوگ جن کو علم دیا گیا اس چیز کو جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے حق جانتے ہیں اور یہ بھی حق جانتے ہیں کہ وہ تعلیم غالب اور حمد والے خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

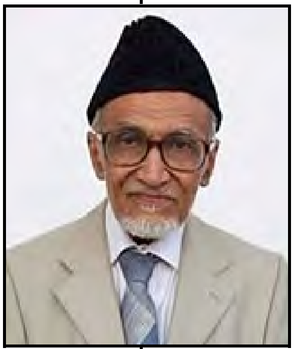

اس آیت کریمہ میں یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ علم رکھنے والے یہ دیکھیں گے کہ قرآن مجید کی باتیں حق ہیں بالکل سچی ہیں۔ قرآن مجید کی عظمت کا یہ ایک پہلو ہے کہ باوجود 1400 سال پرانی کتاب ہونے کے اس میں ایسی صداقتیں موجود ہیں جن کی جدید سائنس کی تحقیق تصدیق کرتی ہے۔ خاکسار کی اِس تقریر میں اُن صداقتوں کا بیان مقصود ہے۔ وباللہ التوفیق

قرآن مجید کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانا ہے وہ کوئی سائنس کی درسی کتاب (text book) نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے قرآن مجید حیرت انگیز سائنس کی مختلف صداقتوں کا ذکر فرماتا ہے جن کا مطالعہ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ مقدس بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے کرام ہمیں یہ سمجھاتے رہے ہیں کہ قرآن مجید اور سائنس دو متضاد چیزیں نہیں ہیں بلکہ ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سائنس اللہ تعالیٰ کے فعل کا مطالعہ۔ اگر ہمیں دونوں میں کوئی تضاد نظر آئے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ یا تو ہم قرآن مجید کے سمجھنے میں کوئی غلطی کر رہے ہیں یا سائنس کے سمجھنے میں کوئی غلطی کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہمارے نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔‘‘

(چشمۂ مسیحی صفحہ 13)

اپنے مضمون کی اہمیت کے تعلق سے میں ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک گراں قدر ارشاد پیش کرتا ہوں جس میں حضور اقدس نے دینی و دنیاوی علوم میں توازن اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آپ اپنے دینی علم کی دنیاوی علم کے ساتھ مطابقت پیدا کریں اور دنیاوی علم کو بالکل الگ دائروں میں ایسے راستوں پر نہ ڈال دیں کہ جن کا دینی علم کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہ ہو یہ دونوں سڑکیں ہیں جو ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہوں لیکن وہ سڑکیں جن میں کوئی چوراہا ایسا مل سکتا ہو جہاں ایک دوسرے کے ساتھ ٹریفک کا تبادلہ ہو سکے وہ اس طرح مفید نہیں ہوا کرتیں جس طرح وہ سڑکیں مفید ہوتی ہیں جہاں بار بار آپس میں تعلقات کے لیے چوراہے بنائے جاتے ہیں۔ سڑکیں ایک دوسرے کے ساتھ ضم ہوتی ہیں اور ایک سڑک کی ٹریفک دوسری سڑک کی طرف منتقل ہو سکتی ہے۔ پس ہیں تو یہ الگ الگ سڑکیں اس میں کوئی شک نہیں بظاہر الگ الگ ہیں مگر چوراہے ضروری ہیں اور قرآن کریم کا

مطالعہ کریں تو آپ کو بکثرت یہی نظر آئے گا۔ دین کی گفتگو ہو رہی ہے تو اچانک خدا تعالیٰ ذہن کو قانون قدرت کے کسی Phenomena یعنی کسی جلوہ یا کسی اصول کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ قانون قدرت کی بات کرتا ہے تو اچانک ذہن کو دین کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور اس کثرت کے ساتھ دونوں میں چوراہے موجود ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ گویا ان کا ایک دوسرے کے ساتھ تانا بانا بُنا ہوا ہے۔ اس کثرت سے اور بار بار سڑکیں ملتی ہیں کہ علیحدگی کا گمان مٹ جاتا ہے۔ اس کا جو نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے وہی مومن کا نقشہ ہونا چاہیے۔ یہ تو نہیں کہ قرآن کا ئنات کا کوئی اور نقشہ بنا رہا ہو اور ہم اپنا نقشہ کوئی اور بنا رہے ہوں۔ اس لیے دینی علم اور دنیاوی علم کا انطباق کرنا بہت ضروری ہے یعنی ذہنی Channels کی بار بار اس طرح اصلاح کرنا کہ ہر بات خود بخود ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہوتی چلی جائے یہ بہت اہم اور ضروری کام ہے۔''

(فرمودہ 18 اکتوبر 1982 منقول الفضل 19 مارچ 1983)

قرآن مجید کے نزول کے وقت دنیا سخت جہالت کے دور میں سے گزر رہی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے غارحرا میں ہمارے پیارے مقدس آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم پر یہ وحی نازل فرمائی: اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۔ اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۔ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ (سورۃ العلق 2 تا 6) یعنی اپنے رب کا نام لیکر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہونا ظاہر کر رہا ہے جس نے قلم کے ساتھ سکھایا ہے۔ اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے نہایت ہی پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اس طرح قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ قرآن کریم کا ذریعہ ایسے علوم دنیا کو دیے جائیں گے جو ابھی کسی کو معلوم نہیں نیز یہ کہ اب ایک علمی دور آئے گا جبکہ قلم کے ذریعہ علوم کی اشاعت ہوگی۔ اَلَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے علوم کو قطعی اور یقینی اور غیر متبدل طور پر قلم کے ذریعہ سکھائے گا یعنی یہ قرآن لکھا جائے گا، لکھ کر قائم کیا جائے گا اور اس کی تائید میں لوگوں کی قلمیں چلا کریں گی۔''

(تفسیر کبیر سورۃ العلق صفحہ 271)

قرآن کریم کے نزول کے وقت عرب بالکل جاہل تھے۔ قرآن مجید کی برکت سے انہوں نے دینی و دنیاوی علوم سیکھے۔ پھر ان کے ذریعہ سے سپین نے سیکھا اور مزید ترقی دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے لیکن اس کے باوجود بیج اپنی حالت میں جو قیمت رکھتا ہے، اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ درخت کا پھیلاؤ خاک کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح علم خواہ کس قدر ترقی کر جائے، سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ کہ اب دنیا کو قلم کے ذریعے علم سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی، جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کرتی۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں لا کر کھڑا کر دیا۔'' (تفسیر کبیر تفسیر سورۃ العلق)

ہمارے ملک کے سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی مشہور کتاب Glimpses of world history میں عرب سائنس دانوں کے لیے Father of modern science کے الفاظ استعمال کیے ہیں یعنی وہ موجودہ سائنس کے باپ ہیں۔ عرب سائنس دانوں نے علم کو کیا ترقی دی؟ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جو اس وقت میری تقریر کا موضوع نہیں ہے تاہم

اس کی طرف اشارہ کرنا مناسب معلوم ہوا۔

زمین گھوم رہی ہے:

جس وقت قرآن مجید ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہا تھا، اس وقت کائنات عالم کے بارے میں مقبول نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور کائنات کی مرکز ہے اس مشاہدے کو سمجھنے کے لیے تارے طلوع ہوتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں۔ یہ تصور کیا گیا کہ تمام تارے ایک وسیع گلوب میں جڑے ہوئے ہیں جو 24 گھنٹوں میں اپنے محور کے گرد ایک چکر لگاتا ہے نیز یہ تصور تھا کہ زمین اور تاروں کے درمیان جو فضا ہے اس میں یہ سات اجرام گھومتے ہیں سورج، چاند، عطارد (murcury)، زہرہ (venus)، مریخ (mars) مشتری (jupiter) زحل (saturn) ہفتے کے ساتھ دنوں کے نام انہی اجرام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً sun سے sunday آیا ہے۔

یہ نظریہ قرآن کریم کے نزول سے قبل صدیوں سے چلا رہا تھا اور قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی صدیوں تک قائم رہا۔ زمین کا ساکن ہونا ایک ناقابل تردید حقیقت سمجھی جاتی تھی۔ قرآن مجید نے یہ انقلابی علمی بات دنیا کو بتائی کہ زمین چل رہی ہے۔ زمین کے لیے عربی میں ارض کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ارض کے مصدری معنی الدّوار آئے ہیں یعنی چکر کھانا پس اول تو ارض کا لفظ ہی ظاہر کر رہا ہے کہ زمین متحرک ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ الملک میں زمین کی گردش کا ان واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔ فرمایا: هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔ (سورۃ الملک آیت 16) اس آیت میں ذلول کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی نرمی اور صفائی سے چلنے کے ہیں۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے لوگو وہ خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے زمین کو بہت ہی نرمی اور صفائی سے حرکت کرنے والی بنایا ہے۔ کیا تمہیں اس کی گردش محسوس ہی نہیں ہوتی۔ سو تم بے شک اس کے اطراف میں چلو اور اس کے رزق سے کھاؤ اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

نیز قرآن مجید فرماتا ہے: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ۔ (النمل آیت 89)

یعنی اور تو پہاڑوں کو اس صورت میں دیکھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یہ اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے وہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں زمین کے چلنے کا ذکر ہے۔ برخلاف پرانے جغرافیہ نویسوں کے جو زمین کو ساکن بتاتے ہیں۔ نیز سورہ یاسین کے تیسرے رکوع میں زمین سورج اور چاند کا ذکر ہے۔ اس کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں: وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ۔ یعنی یہ سب کے سب ایک مقررہ راستے پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کے نزول کے صدیوں پر 1543 میں Copernicus نے یہ نظریہ پیش

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

کیا کہ زمین کائنات کی مرکز نہیں ہے بلکہ سورج کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور مشتری، زہرہ وغیرہ سیارے زمین کے گرد نہیں گھوم رہے بلکہ سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔

دنیا کے تاریخ میں جو سب سے بڑے علمی انقلابات ہوئے ہیں، ان میں یہ انقلابی نظریہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے زمانے کے صدیوں بعد سولھویں صدی عیسوی میں بھی اس نظریہ کو قبول کرنا کہ زمین ساکن نہیں ہے، لوگوں کے لیے مشکل تھا اور اسے دنیا میں مقبولیت حاصل ہونے کے لیے بہت وقت لگا۔

سورج چل رھا ھے:

کوپرنکس Copernicus کے بعد سے لے کر بیسویں صدی عیسوی کی ابتدائی سالوں تک کائنات عالم کے بارے میں مقبول نظریہ یہ رہا ہے کہ سورج کائنات کا مرکز رہا ہے اور سورج کے چلنے کے بارے میں ہمیں سائنس کی روشنی میں علم نہیں تھا لیکن قرآن مجید نے ہمیں یہ بتلایا کہ سورج چل رہا ہے جیسا کہ سورہ یاسین کی آیت ہے۔ اَلشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّلَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔ یعنی اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے اور یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔

بیسویں صدی کے سائنس نے تصدیق کر دی کہ سورج چل رہا ہے اور اس کی تفصیل بتائی۔ اگر قریبی تاروں کی نسبت سے دیکھا جائے تو جو سورج جل رہا ہے، اس کو Solar Ajex کہتے ہیں۔ علم ہیئت نے اس کی تعین کر دی ہے۔ 20 ویں صدی کے آنے کے بعد ہمیں یہ پتہ چلا کہ ہمارا سورج ایک وسیع کہکشاں (Galexy) کا ممبر ہے۔ 1917 میں Shapley نے یہ ثابت کیا کہ سورج مرکز کہکشاں سے بہت دور واقع ہے۔ ہمارے موجودہ علم کے مطابق سورج مرکز کہکشاں سے اتنا دور ہے کہ روشنی جو 1 لاکھ 86 ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ چلتی ہے اس کو یہ فاصلہ طے کرنے کے لیے کوئی 30 ہزار سال لگتے ہیں اور ہمارا سورج کوئی ڈھائی سو کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چلتے ہوئے مرکز کہکشاں کے اطراف ایک چکر کوئی 20 کروڑ سال میں لگاتا ہے۔ پھر آگے ساری کہکشاں سورج کو اپنے ساتھ لیے ہوئے چل رہی ہے۔ فرانسیسی مصنف Dr maurice Bucaille نے ایک عمدہ کتاب بعنوان the bible , the quran and science تصنیف کی ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے 1400 سال پہلے ہی بتا دیا تھا کہ سورج اپنی Orbit میں حرکت کر رہا ہے اور موجودہ فلکیات Modern Ostronomy نے اس حرکت کا ثبوت دیا ہے اور اس کی تفصیل بتلائی ہے۔

عالمگیر قانون کشش ثقل:

اب ایک اور بہت عظیم الشان انقلابی علمی نظریہ کا ذکر کرتا ہوں۔ سورہ رحمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ۔ (الرحمٰن:6 تا 9) یعنی سورج اور چاند ایک مقررہ قاعدہ کے مطابق چل رہے ہیں اور جڑی بوٹیاں اور درخت بھی خدا کے آگے سرنگوں ہیں اور آسمان کو اس نے اونچا کیا ہے اور توازن کا اصول مقرر کر دیا ہے کہ عدل

129 واں جلسہ سالانہ قادیان۔ 2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 ر دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔ آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

کے ترازو کو کبھی نہ جھکاؤ۔

قرآن مجید کی آیات کے کئی بطن ہوتے ہیں۔ اَلنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ۔ کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جڑی بوٹیاں اور درخت خدا کے آگے سرنگوں ہیں لیکن چونکہ اس آیت سے پہلے سورج اور چاند کے حساب سے چلنے کا ذکر ہے اس لیے یسجدان کے دوسرے معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جڑی بوٹیاں اور درخت بھی اس قانون کی فرمانبرداری کرتے ہیں جس قانون کے تابع سورج اور چاند ہیں۔ چنانچہ Sir Isaac Newton جو دنیا کے سب سے بڑے سائنسدان مانے جاتے ہیں، ان کا عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ثابت کیا کہ وہ کشش ثقل gravity جو سیب کو درخت سے گرا کر زمین پر لے آتی ہے، یہ وہی کشش ثقل ہے جو چاند کو زمین کے گرد گھماتی ہے جس قانون کے ماتحت سیب زمین پر گرتا ہے اس قانون کے ماتحت اس میں قوت ثقل کے نتیجے میں نظام شمسی میں چاند اور سورج اور سیارے گھوم رہے ہیں۔ نیوٹن نے یہ فارمولا formula دنیا کو دیا۔ $F= G,M_1M_2/R^2$

سورہ رعد میں آتا ہے: اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا۔ (الرعد آیت 3) یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر بلند کیا ہے جس کو تم نہیں دیکھ سکتے یعنی جن ستونوں پر وہ قائم ہیں، وہ تمہیں نظر آتے نہیں آتے۔

سورہ رحمن کی آیات میں والسماء رفعھا فرما کر ایک نظام شمسی سے بالا نظام یعنی کہکشاں کا نظام بھی بتایا گیا ہے جس کے تابع نظام شمسی ہے۔ جب ہم اس نظام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نظام شمسی کے قوانین اور galexy یعنی کہکشاں کے قوانین ایک ہی ہیں۔ جس قوت کشش ثقل کی وجہ سے زمین اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں، اس قوت کشش سے ثقل کی وجہ سے سورج اور دوسرے تارے مرکز کہکشاں کے گرد گھومتے ہیں۔ نیز جس طرح چاند اور سورج کی کشش زمین کے مختلف حصوں میں مختلف ہونے کی وجہ سے زمین کے سمندروں میں مدوجزر (tides) آتے ہیں، اسی طرح جب وہ کہکشائیں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں تو شدید موج طاقتیں tidel forces پیدا ہوتی ہیں اور بعض دفعہ ان کی شدت کی وجہ سے وہ کہکشائیں ایک دوسرے میں ضم ہوجاتی ہیں۔

سورۃ الرحمن میں تین نظاموں کا ذکر ہے۔ زمینی نظام، نظام شمسی اور اس سے بالا آسمانی نظام یعنی نظام کہکشاں اور ایک لطیف انداز میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تینوں نظام ایک عالمگیر قانون کے تابع ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف لطیف سیر روحانی میں فرمایا ہے:

”خلاصہ یہ ہے کہ اوپر کی آیات میں یہ قانون بتایا گیا ہے کہ نظام ارضی ایک وسیع نظام یعنی نظام شمسی کا ایک حصہ ہے اور یہ نہیں کہ سورج اس زمین کے گرد چکر کھاتا ہے اور اس کے تابع ہے۔ جیسا کہ کچھ عرصہ قبل تک دنیا کا عام خیال تھا۔ دوسری بات یہ بتائی ہے کہ نظام شمسی ایک اور نظام کے تابع ہے جو اس سے بالا اور وسیع تر ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے جو قرآن کریم کے زمانے تک دنیا کے کسی فلسفی یا مذہبی شخص نے بیان نہیں کیا تھا بلکہ وہ سب کے سب نظام شمسی ہی کو اہم ترین اور آخری نظام سمجھتے تھے مگر قرآن کریم نے آج سے 1300 سال پہلے بتادیا تھا کہ نظام شمسی ایک اور نظام کے تابع ہے جو اس سے بالا اور وسیع تر ہے۔“

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 101 تا 102)

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2024ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مؤرخہ 25، 26 اور 27/ اکتوبر 2024ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

سورج اور چاند کا حساب سے تعلق:

سورۃ الرحمٰن کی آیت الشمس والقمر بحسبان میں بتایا گیا ہے کہ سورج اور چاند کا حساب سے تعلق ہے۔ نیز سورہ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ (سورہ یونس آیت 6)

یعنی وہی ہے جس نے سورج کو ذاتی روشنی والا اور چاند کو نور دینے والا بنایا ہے۔ اور ایک اندازہ کے مطابق اس کی منزلیں بنائی ہیں تا کہ تمہیں سالوں کی گنتی اور حساب معلوم ہو۔ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے حق و حکمت کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے۔ وہ ان آیات کو علم والے لوگوں کیلئے تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

چنانچہ سورج، چاند، سیاروں کی حرکتوں کے مطالعہ سے علم حساب نے بہت ترقی کی ہے۔ چاند کی حرکتوں کا مطالعہ کافی پیچیدہ ہے چونکہ وہ نسبتاً بہت نزدیک ہے اس لیے اگر ہم حساب میں چھوٹی سی غلطی بھی کریں تو وہ آسانی سے مشاہدہ میں آجاتی ہے۔ نیوٹن نے اپنے ساتھی Hally کو کہا تھا کہ چاند کی حرکتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے سے میرے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ بعد میں بڑے ماہر حساب دانوں نے چاند کی حرکتوں کو سمجھنے کے لیے اپنے دماغوں کو لگایا۔ الغرض نظام شمسی کے اجرام کی حرکتوں کے مطالعہ سے ہم نے حساب سیکھا۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا تھا۔ اس مطالعہ سے celestial mechenics کا علم وجود میں آیا۔ پھر celestial mechenics میں سے mathemecical physics نکلی۔ bessel furctions جو علم حساب میں نے نہایت کارآمد ہے اور فزکس (طبعیات) اور انجینئرنگ میں استعمال ہوتے ہیں، ان کو سائنسدان bessel نے علم ہیئت کے حسابوں کو آسان کرنے کے لیے ایجاد کیا تھا۔

موجودہ زمانے میں کمپیوٹر کے ذریعہ باریک در باریک حساب کئے جا سکتے ہیں اور ایک لمبا عرصہ قبل اور ایک لمبے عرصے کے بعد اجرام سماوی کی پوزیشن معلوم کی جا سکتی ہے۔ آج کے دور میں کمپیوٹر بہت کارآمد ہے۔ فلکیات کا مطالعہ کمپیوٹر کے علم میں ترقی کا محرک ہے۔

توازن: سورۃ الرحمٰن میں یہ عظیم الشان حقیقت بھی بیان ہوئی ہے کہ آسمانوں میں ایک میزان اور توازن قائم ہے اور اس کی کئی مثالیں موجودہ سائنس نے پیش کی ہیں۔ مثلاً ہماری زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ ایک طرف سورج کی کشش اس کو سورج کی طرف کھینچتی ہے تو دوسری طرف اس کی بیضوی حرکت elleptic orbit کی وجہ سے جو قوت (centrifugal force) پیدا ہوتی ہے، وہ اسے سورج کے اندر گرنے نہیں دیتی۔ اسی طرح اس سے بالا نظام یعنی کہکشاں کے عالم میں بھی اس قسم کا ایک توازن ہے۔ اجرام سماوی کی حرکتوں کی وجہ سے جو توانائی پیدا ہوتی ہے جسے kiretic energy کہتے ہیں اور مادّے کے پھیلاؤ کی وجہ سے جو توانائی پیدا ہوتی ہے جسے potential enery کہتے ہیں، ان دونوں میں ایک توازن پایا جاتا ہے اور اس توازن کے نتیجے میں کہکشاں کی شکل قائم رہتی ہے اور اس توازن کی وجہ سے ہم حساب کر کے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ کس کہکشاں کے اندر کتنا مادہ ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ بدر قادیان، شمارہ 24 جون 1993 صفحہ 10)

(بقیہ حصہ: آئندہ شمارہ میں)

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad
City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044
Ph. 9003254723
email: ksaleemahmed.city@gmail.com

خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''میں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد ہر بڑا دو(200) سو دفعہ درود شریف پڑھے یہ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور جو پھر آپ نے فرمایا جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو(100) دفعہ پڑھیں بچے بھی کم از کم تینتیس(33) دفعہ پڑھیں چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین چار(3، 4) دفعہ یہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو دفعہ استغفار

(اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ)

بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو(100) دفعہ

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

کا ورد بھی کریں۔ ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً ہمیشہ کے لئے آپ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی جو ہے یہ ورد جو ہے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو بچے کو بڑے کو عورت کو مرد کو سب کو توجہ دینی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ: 23/اگست 2024ء)

سو سال قبل اگست 1924ء

بیت المقدس سے دمشق تک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 4ء اگست 1924ء کو حیفا سے بذریعہ ریل روانہ ہو کر اسی شام کو ساڑھے آٹھ بجے کے قریب دمشق پہنچے اور 9ء اگست تک یہاں مقیم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخالف حالات کے باوجود دمشق میں غیر معمولی طور پر کامیابی اور شہرت عطا فرمائی

دمشق سے پورٹ سعید تک

حضرت مصلح موعودؓ 10/اگست 1924ء کو دمشق سے روانہ ہو کر بیروت مرکز دیکھنے تشریف لے گئے۔ مگر وہاں جا کر آپ کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب آپ کو معلوم ہوا کہ عکہ میں کوئی بہائی نہیں ہے بلکہ عکہ سے تین چار میل پرے ایک گاؤں ہے جس کا نام منثیہ ہے۔ بڑی مشکل سے موٹروں سے وہاں پہنچے۔ حضور بہجہ میں دو گھنٹے تک ٹھہرے مگر کچھ معلوم نہ ہوا کہ اس جگہ کوئی اور بھی آباد ہے۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور اپنے قافلہ سمیت حیفا پہنچے اور دوسرے دن صبح پورٹ سعید کی طرف روانہ ہوئے۔

پورٹ سعید سے برنڈزی کی طرف

13/اگست 1924ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا جہاز جس کا نام پلنا تھا پورٹ سعید سے برنڈزی کیلئے روانہ ہوا۔ حضور کو پورٹ سعید میں معلوم ہوا کہ اخبار ''پیغام صلح'' آپ کے سفر یورپ کے خلاف بہت زہر اگل رہا ہے۔ اس پر حضورؓ 15/اگست 1924ء کو تھوڑی دیر میں ''اہل پیغام سے خطاب'' کرتے ہوئے ایک نظم کہی۔

برنڈزی سے لنڈن ورود

حضورؓ مع خدام برنڈزی سے 17/اگست کو روما پہنچے جو عیسائیت کے پوپ کا مرکز ہے۔ روما میں حضورؓ کا قیام چار روز رہا۔ روما میں حضورؓ نے اصحاب کہف کی غاریں بھی دیکھیں جس کی تفصیل حضورؓ نے اپنی تفسیر کبیر جلد 3 کیا ہے۔ 22/اگست کو لنڈن کے مشہور سٹیشن وکٹوریہ پہنچے۔ جہاں آپؓ کا استقبال ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 444)

اخبارِ مجالس

سالانہ اجتماع ضلع محبوب نگر:

مورخہ 21 جولائی بروز اتوار احمدیہ مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) اپنی روایاتی شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس کا بابرکت آغاز صبح 4:15 بجے نمازِ تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس کا اہتمام بھی رہا۔ جس کے بعد اجتماعی طور پر مسجد میں ہی تمام حاضرین نے تلاوتِ قرآن کریم کیا۔ بعدہٗ چائے کا وقفہ دینے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مقامی اور دوسری مجالس سے انصار حضرات تشریف لا رہے تھے۔ اس لیے صبح 8 تا 9 بجے موجود تمام انصار کو صبح کا ناشتہ کھلایا گیا۔

صبح ٹھیک 9 بجے افتتاحی اجلاس خاکسار ناظم ضلع محبوب نگر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم برہان الدین صاحب آف وڈمان نے تلاوتِ قرآن کریم کی جبکہ عہد انصار اللہ خاکسار نے دہرایا۔ بعدہٗ مکرم بشارت احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر تربیتی موضوع پر ایک تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے خلافت سے وابستگی کی ضرورت واہمیت بیان کرکے دعا کروائی۔ جس سے افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات (1) حسنِ قرأت (2) نظم خوانی (3) تقاریر (4) حفظ قرآن مجید کروائے گئے۔ اراکین انصار اللہ نہایت ذوق وشوق اور اچھی تیاری کے ساتھ ان مقابلہ جات میں حصہ لئے۔ جبکہ مختلف زعماء اور مبلغین و معلمین کرام نے بطور ججز فرائض سرانجام دیئے۔ بعد نماز ظہر وعصر جمع دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد بقیہ دلچسپ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن سے انصار بہت محظوظ ہوئے۔

اختتامی اجلاس وتقریب تقسیم انعامات کا آغاز ٹھیک 4 بجے سہ پہر زیر صدارت مکرم محمد عظیم صاحب امیر ضلع محبوب نگر منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم محمد حبیب اللہ شریف صاحب زعیم مجلس

انصار اللہ محبوب نگر کی۔ جبکہ عہد خاکسار نے دہرایا۔ بعدہٗ مکرم اشتیاق احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ جڑچرلہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم حبیب اللہ شریف صاحب زعیم مجلس انصار اللہ محبوب نگر نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ضلع کی تمام مجالس سے انصار حاضر ہوئے اور شام کو گھروں کو واپس تشریف لے گئے۔ الحمدللہ

(بی انور احمد، ناظم مجلس انصار اللہ ضلع محبوب نگر، تلنگانہ)

مساعی مجلس انصار اللہ کولکاتا:

مجلس انصار اللہ کولکاتا کی طرف سے شعبہ تربیت کے تحت مورخہ 21 جولائی 2024 بروز اتوار باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں 10 انصار، 12 خدام اور 8 اطفال شامل ہوئے۔ بعدہٗ شعبہ صحت وجسمانی کے تحت 5 بجے تا 7 بجے MORNING WALK کا اہتمام کیا گیا۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت 7 بجے مشترکہ مثالی وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی کی گئی جس میں 10 انصار اور 12 خدام شامل ہوئے۔ شعبہ تبلیغ کے تحت اسی روز TWITTER کیمپین میں 25 انصار اور

40 خدام نے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔اور جماعتی MOTTO ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' شوسل میڈیا کے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگوں تک پہنچایا۔اسی طرح مورخہ 4 جولائی اور 11 جولائی میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں تبلیغ کے گُر واُصول اراکین کو بتائے گئے۔(زعیم مجلس انصاراللہ کولکاتا)

مجلس چیلاکرہ کا عطیہ خون کیمپ :

مورخہ 28 جولائی 2024 کو ضلع کی جماعتوں کے علاوہ مجلس چیلاکرہ کی طرف سے بلڈ ڈونیشن کیمپ منعقد ہوا۔جسکی قبل از وقت تشہیر کی گئی۔اور بعدہ اس کی خبر لوکل TV چینل اور اور اخباروں میں شائع ہوئی۔کل 22 افراد نے شمولیت کی جس میں سے چند غیر احمدی احباب بھی تھے۔پروگرام کے اختتام پر ڈاکٹر صاحبان اور اور شامل افراد کی تواضع کی گئی۔

ہفتہ قرآن مجید مجلس چیلاکرہ :

مورخہ 16 تا 24 جولائی 2024 کو جماعت احمدیہ چیلاکرہ کی طرف سے ہر روز بعد نماز مغرب ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہوا۔جس میں مجلس کے قابل اراکین نے قرآن مجید سے متعلق مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ہر روز شاملین کی چائے سے تواضع کی جاتی رہی۔اختتامی پروگرام کے بعد **کلو جمیعا** کا پروگرام رکھا گیا۔اس کی خبر لوکل TV چینل اور اور اخباروں میں شائع ہوئی۔
(زعیم مجلس انصاراللہ چیلاکرہ ضلع تریسور، کیرالہ)

سالانہ اجتماع ضلع ایسٹ سنگھ بھوم :

مؤرخہ 25/اگست 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ایسٹ سنگھ بھوم (جھارکھنڈ) منعقد ہوا۔نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔جو کہ مکرم مولوی صہیب وانی صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ افتتاحی اجلاس مکرم ندیم احمد صاحب نمائندہ مجلس انصاراللہ بھارت کی صدارت میں ٹھیک ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم، عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام برائے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2023ء پڑھ کر سنایا۔بعدہٗ موصوف نے انصاراللہ کے لائحہ عمل کے مطابق انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا۔

طالب دعا:
پی ایم خلیل احمد
ابن محترم پی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیلی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

بعدازاں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔مقابلہ حسنِ قرأت، نظم خوانی،تقاریر،مشاہدہ ومعائنہ اورمقابلہ کوئیز منعقد ہوئے۔ انصار نے نہایت ذوق وشوق سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ پروگرام کے مطابق اس کے بعد Hit Wicket اورمقابلہ dot ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔یہ مقابلے بہت دلچسپ رہے۔اورحاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

نمازظہروعصرجمع کے بعد حاضرین نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار کی صدارت میں اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔جس میں تلاوت،عہد اورنظم کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیروخوبی اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ۔اس اجتماع میں تیس (30) انصار،پانچ خدام اور پانچ اطفال حاضر ہوئے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

(نیک محمد،ناظم مجلس انصاراللہ ایسٹ سنگھ بھوم)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد:

مؤرخہ 30 جون 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ چار بج کر 18 منٹ پر نماز تہجد کا آغاز ہوا جس کی امامت مکرم مولوی مظہر خان صاحب نے فرمائی۔جس میں آغاز کے وقت 12 انصار حضرات حاضر تھے اور بعد میں آہستہ آہستہ افراد تشریف لاتے رہے نماز تہجد کے اختتام کے وقت تقریباً 75 افراد موجود تھے۔نماز فجر مولوی میر عبدالحمید صاحب مبلغ سلسلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ بعدہٗ مکرم موصوف نے خلافت کی اہمیت اوراس کی برکات کے تعلق سے تفصیل کے ساتھ درس دیا۔ازاں بعد حاضر انصار نے مسجد میں ہی انفرادی طور پر تلاوت کی۔ اس کے بعد تمام انصار حاضرین کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی جس میں ڈیوٹیوں پر خدام بھی حاضر رہے۔اس موقع پر انصار کی تعداد 80 تک پہنچ چکی تھی۔

احاطہ مسجد میں ہی معائنہ مشاہدہ کا مقابلہ عمل میں لایا گیا جس میں (26) نے انصار صاحبان نے حصہ لیا۔اس کے ساتھ ہی مشترکہ طور پر پیغام رسانی کا مقابلہ عمل میں لایا گیا جس میں کل چارٹیموں نے حصہ لیا۔ہرٹیم میں آٹھ انصار شامل تھے۔یہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا اورانصار بہت محظوظ ہوئے۔بعدہٗ مقابلہ حفظ عہد وفائے خلافت بھی مشترکہ طور پر کروایا گیا۔اس میں سات انصار نے حصہ لیا۔اس مقابلہ میں مکرم معین احمد مبارک صاحب اورمکرم شیخ سراج صاحب نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔پھر مقابلہ حفظ قرآن منعقد ہوا۔مکرم مولوی مظہر خان صاحب اور مکرم ضمیر احمد صاحب ہندرگ اورمکرم مسعود احمد صاحب شرق صاحب بطور ججز فرائض سرانجام دیئے۔

صبح 8:30 بجے ناشتہ اور چائے کے لیے وقفہ دیا گیا ناشتے میں ڈوسا،وڑے اور چائے وغیرہ حاضر تمام انصار نے تناول کیا۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پرفون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
فون نمبر:1800 103 2131
وقت صبح 8:30 تارات 10:30 (تعطیل:جمعۃ المبارک)

صبح ٹھیک 10:20 بجے افتتاحی اجلاس مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند و امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ قائد عمومی و نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لائے۔ اسی طرح مکرم انور احمد غوری صاحب ناظم انصار اللہ ضلع حیدرآباد، مکرم حمید اللہ حسن صاحب مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ ضلع حیدرآباد اور زعیمِ اعلیٰ حیدرآباد مکرم محمد ضیاء

الدین صاحب سٹیج پر تشریف رونق افروز تھے۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم حامد اللہ غوری صاحب نے پیش کی۔ عہد انصار اللہ مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب نے دہرایا۔ نظم مکرم رفیع قریشی صاحب نے پیش کی۔ مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ نے حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام بابت سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء پڑھ کر سنایا۔ بعدۂ مکرم سید ابوالحسن سلیم صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس انصاراللہ پیش کی۔ مکرم مولوی حمید اللہ حسن صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے خلافت عافیت کا حصار کے عنوان سے تفصیلی طور پر روشنی ڈالی اور اس کی برکات کے تعلق سے بھی بتایا۔ مکرم تنویر احمد صاحب صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بیان فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے خلافت کے تعلق سے بھی چند ارشادات پیش کیے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جیسے حسن قرات، نظم خوانی، تقاریر وغیرہ۔

مقابلہ حسن قرات کی صدارت مکرم غلام دستگیر جاوید صاحب صدر حلقہ فلک نما نے کی۔ جبکہ مقابلہ نظم خوانی کی صدارت مکرم زبیر احمد صاحب نے کی۔ مقابلہ تقاریر کی صدارت مکرم غلام آصف الدین صاحب نے کی۔ جس کے بعد نماز ظہر عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ تمام حاضرین کے لیے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مقابلہ کوئز منعقد ہوا۔ ہر ٹیم میں دو انصار شامل تھے۔ کل پانچ ٹیموں نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔ یہ مقابلہ بہت دلچسپ اور معلوماتی رہا۔

اس کے بعد اس اجتماع کا اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ قائد عمومی و نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا۔ تلاوت قران کریم مکرم عبدالقدیر صاحب نے پیش کی۔

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

"کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

عہد انصار اللہ مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے دہرایا۔ نظم مکرم عبدالمتین صاحب زعیم حلقہ فلک نما نے نہایت خوش الحانی سے پیش کی۔ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدرآباد نے اجتماع سے خطاب کیا۔ جس میں اجتماع کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے خلافت عافیت کا حصار کے عنوان سے انصار کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ بعدازاں مکرم سیٹھ ناصر احمد وسیم صاحب نائب زعیم انصار اللہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدازاں مکرم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت احمدیہ سے وابستگی کے تعلق سے اور خلافت کے استحکام کے لیے اطاعت وفرمانبرداری سے اپنی زندگی گزارنے اور اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دینے کی نصیحت کی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی کاروائی عمل میں آئی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین مکرم صدر اجلاس نے اور مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم حمید اللہ حسن صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے انعامات تقسیم کیے۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ حسن صاحب امیر صاحب ضلع حیدرآباد نے مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی ان کاوشوں کی ستائش کی اور حوصلہ افزائی

فرمائی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا الحمدللہ

(ناظم تربیت مجلس انصار اللہ حیدرآباد، انچارج رپورٹنگ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برہ پورہ:

مجلس انصار اللہ برہ پورہ نے مورخہ 9 جون 2024 کو اپنا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ منعقد کیا۔ اس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ سبھی علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اس اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار نے عہد پڑھا۔ اس کے بعد سبھی علمی مقابلہ جات ہوئے اور جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے باعث برکت فرمائے۔ آمین۔

(زعیم مجلس انصار اللہ برہ پورہ، ضلع بھاگل پور بہار)

تربیتی جلسہ جماعت احمدیہ شموگہ:

یہ تربیتی جلسہ مورخہ 18 اگست 2024 کو بروز اتوار مکرم سید سلطان احمد صاحب ناظم ضلع شموگہ و چتر دُرگ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم طاہر احمد صاحب نے پیش کی اور عہد مکرم سید سلطان احمد صاحب نے دہرایا۔ نظم مکرم عبدالغنی اشرف صاحب

"میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

نے پڑھی۔ درس حدیث مکرم میر احتشام الحق صاحب نے پڑھا ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم منصور محمود نوجوان صاحب نے اور ارشاد حضور انور مکرم سہیل احمد صاحب نے پیش کیا۔ دوسری نظم مکرم قمر الاسلام صاحب نے اور تقریر مکرم مولوی راشد جمال صاحب نے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے باعث برکت فرمائے۔ آمین۔

ہفتہ قران کریم اور ہفتہ مال میں شرکت: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 4 اگست تا 11 اگست جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک میں شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی اور شعبہ مال کی جانب سے شہر شموگہ کے مختلف حلقوں میں ہفتہ قرآن مجید اور ہفتہ مال منعقد کیا گیا۔ جس میں قرآن کریم کی اہمیت کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں پر مشتمل تقریر اور مضامین سنائے جاتے رہے۔ الحمد للہ ان پروگرامز میں اراکین مجلس انصار اللہ کثیر تعداد میں شامل ہوتے رہے اور استفادہ حاصل کیا۔ آمین۔

(میر اعظم زکریا، منتظم عمومی مجلس انصار اللہ شموگہ)

تربیتی اجلاس مجلس انصار اللہ خانپورہ چک ڈیسنڈ: مورخہ 21 اگست 2024 بروز بدھ کو مجلس انصار اللہ چک ڈیسنڈ کی طرف سے مسجد طاہر میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ باعنوان نماز کی اہمیت منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم محمد رئیس شیخ صاحب نے اور نظم مکرم مبارک احمد خان صاحب نے پیش کی۔ اسکے بعد مکرم مولوی طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے بڑے بہترین طریق پر تقریر کی اور نماز کی افادیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ یہ تقریر بہت شاندار رہی اور اس کا مثبت اثر احباب پر ہوا۔ اس اجلاس کی حاضری کل 26 رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد خان، زعیم انصار اللہ، خان پورہ، چک ڈیسنڈ)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہ الصّلوٰۃ والسّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے موقعہ پر لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سے شرف ملاقات حاصل کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے موقعہ پر لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ساتھ مختلف ممالک کے صدر صاحبان مجلس انصار اللہ اور انصار اللہ کے دیگر نمائندگان کا ایک گروپ فوٹو
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت حضور کے دائیں جانب دوسرے نمبر